TQ Lesson 190 Surah Shuraa Ayat 1-68 tafseer 3

آیت نمبر 23. قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

ترجمہ۔ فرعون نے کہا "اور یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے؟"

پھر فرعون کہتا ہے **وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ** اور یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے؟ اب درمیان میں وہ ساری تفصیل چھوڑ دی گئی ہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ باتیں کہیں تو پھر فرعون نے اور کیا کیا ہوگا اور کیا کہا ہوگا تو مزید پیغام کی تبلیغ، تفصیل جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی اور فرعون کے درمیان ہوئی اللّٰہ تعالی نے اس کو چھوڑ کر درمیان میں سے جو بات کہی ہے وہ کیا ہے **قَالَ فِرَعونُ** که فرعون کہنے لگا **وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ** کہ رب العالمین یہ کیا ہے؟ تو رب العالمین یہ فرعون نے ایسے نہیں کہا کہ اس کو کچھ سمجھ نہیں تھی استفہام کے طور پر نہیں پوچھا بلکہ کبر کے طور پر اور انکار کے طور پر پوچھا کہ یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے؟ یہ تمام جہانوں کا جو رب ہے جو مالک آقا اور فرمانرواہ اس کا کیا مطلب ہے؟ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں رب العالمین کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تو اب فرعون تو سمجھتا تھا کہ حکومت اور اقتدار میرا ہے اور کوئی میری حکومت میں دخل اندازی نہیں کر سکتا، مداخلت نہیں کر سکتا تو ایسا کیسے ہو گیا کہ میری رعایا کے ایک حصے کو جو میرے غلام ہیں اس کو میرے پاس اپنا نمائندہ بنا کر بھیج دیا اس لئے فرعون پوچھنے لگا کہ یہ سارے جہان والوں کا جو مالک ہے فرمانرواہ ہونا ہے یہ کیا ہے؟ یہ کون ہے؟ کیا کہا؟ **قَالَ فِرَعوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ** کہ یہ کون ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے اور آپ کو پتہ ہی ہے یہ بات سورت القصص آیت 38 میں آتی ہے اس کا دعویٰ تھا وہ کہتا تھا **مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِي** کہ میں اپنے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود جانتا ہی نہیں جب کوئی اور معبود ہے نہیں تو **وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ** کا کیا مطلب ہے

آیت نمبر 24.   قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ

ترجمہ۔ موسیٰؑ نے جواب دیا "آسمان اور زمین کا رب، اور اُن سب چیزوں کا رب جو آسمان اور زمین کے درمیان ہیں، اگر تم یقین لانے والے ہو"

قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور جو ان دونوں کے درمیان ہے **ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ** اگر ہو تم یقین رکھنے والے اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے؟ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا جواب دے رہے ہیں کہ میں اس رب کی طرف سے آیا ہوں جو مالک ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑے خوبصورت انداز میں دلیل دی کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے کیونکہ فرعون خدائی کا دعویٰ تو کرتا تھا پر وہ خالق تو نہیں تھا تو اس لئے یہاں پہ انہوں نے یہ دلیل دی کہ **ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ** اگر ہو تم یقین رکھنے والے اب یہاں پہ **مُّوقِنِينَ** اور **كُنتُم** جمع کی ضمیریں اور جمع کے صیغے کیوں آئے اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ

السلام کا خطاب فرعون کے درباریوں سے بھی تھا فرعون بھی اور اس کے درباری سب موجود تھے اس لئے سب کو مخاطب کیا کہ تم سوچتے ہو اس بات پہ کہ نہیں

آیت نمبر 25. قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ

ترجمہ۔ فرعون نے اپنے گرد و پیش کے لوگوں سے کہا "سُنتے ہو؟"

فرعون بولا۔ **لِمَنْ حَوْلَهُ** جو اس کے اردگرد تھے۔ اردگرد کون تھے؟ درباری تھے اپنے درباریوں سے کہنے لگا **أَلَا تَسْتَمِعُونَ** کہ کیا تم سنتے ہو **أَلَا تَسْتَمِعُونَ** اب یہاں پہ فرعون بوکھلا گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جواب سن کر تلملا اٹھا ہے درباریوں کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے سنتے ہو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے ۔بڑا زبردست انداز ہے **أَلَا تَسْتَمِعُونَ** توجہ سے سننا پورے دھیان سے سننا اجی سن رہے ہو یعنی ان کا خیال یہ ہے کہ میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے **أَلَا تَسْتَمِعُونَ** یہ نئی بات سن رہے ہو یہ عجیب بات سن رہے ہو تو اس طرح سے فرعون جھنجلا کر بوکھلا کر یہ بات کرتا ہے

آیت نمبر 26. قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ

ترجمہ۔ موسیٰؑ نے کہا "تمہارا رب بھی اور تمہارے ان آباء و اجداد کا رب بھی جو گزر چکے ہیں"

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا تمہارا رب بھی اور تمہارے ان آباؤ اجداد کا رب بھی جو گزر چکے یعنی گویا کہ میں صرف یہ نہیں کہہ رہا کہ تمہارا رب بلکہ جو بھی تمہارے باپ دادا گزر چکے ہیں یعنی اللّٰہ تعالیٰ ان سب کا بھی رب تھا اور تمہارا رب بھی ھے

آیت نمبر 27. قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ

ترجمہ۔ فرعون نے (حاضرین سے) کہا "تمہارے یہ رسول صاحب جو تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں، بالکل ہی پاگل معلوم ہوتے ہیں"

اب فرعون جو ہے اور زیادہ غصے میں آتا ہے اور اور زیادہ جھنجھلا جاتا ہے تلملا اٹھتا ہے کہتا ہے کہ بے شک یہ تمہارا رسول اپنے درباریوں کو کہتا ہے کہ یہ جو تمہارا رسول ہے یعنی یہ جو رسول ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے کون حضرت موسیٰ علیہ السلام **الَّذِي** یہ وہ ہے **أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ** یہ تمہاری طرف بھیجا گیا **لَمَجْنُونٌ** گویا کہ یہ مجنوں معلوم ہوتا ہے یہ تو مجھے بالکل ہی پاگل لگتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں یہ مجنون ہیں مجنون کون ہوتا ہے؟ جس کو کوئی جن یا آسیب لگ جائے تو وہ ایسی باتیں کرنے لگے جو عجیب عجیب باتیں ہوں تو کیوں کہا کہ مجنوں کا لقب کیوں دیا کہ یہ مجھے ہی نہیں، ہمیں ہی نہیں، تمہیں ہی نہیں، تمہارے باپ دادا کو بھی احمق کہہ رہا ہے ان کو بھی گمراہ ثابت کر رہا ہے پھر اس کے پاگل ہونے میں کیا شک ہے یہ طنزیہ انداز ہے **رَسُولَكُمُ** یہ رسول

تمہارا **الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ** جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے **لَمَجْنُونٌ** البتہ یہ مجنوں ہے تو طنز کے ساتھ لوگوں کو اکسانے کی خواہش بھی ہے کہ دیکھ لو یہ ہے وہ شخص بنی اسرائیل کی قوم میں سے غلام جس کو ہم نے پالا پوسا تھا۔ اس نے قتل کیا اس کے بعد اب اتنے سالوں بعد یہاں پہ رسول بن کر رسالت کا مدعی بن کر یعنی رسالت کا دعویٰ لے کر آگیا تو یہ ہے مجنوں

آیت نمبر 28. قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ

ترجمہ۔ موسیٰ نے کہا "مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب، اگر آپ لوگ کچھ عقل رکھتے ہیں"

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا رب ہے مشرق کا اور مغرب کا **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور جو ان کے درمیان ہے **إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ** اگر تمہیں تھوڑی سی بھی عقل ہے کہ تم مجھے پاگل کہہ رہے ہو اور اپنے آپ کو عقل مند سمجھ رہے ہو ذرا سوچو تو سہی کہ ایک یہ فرعون بیچارہ ہے اور خدا بن بیٹھا ہے کہ مصر کی چھوٹی سی زمین اور چھوٹا سا رقبہ اس پر یہ بادشاہ بن گیا اور ایک وہ مشرق اور مغرب پوری دنیا جو مشرق اور مغرب میں گھری ہے میں تو اس کی فرماں روائی مانتا ہوں اور یہاں پہ مشرق اور مغرب شرق جب سورج نکلتا ہے اس کی روشنی پھیل جاتی ہے غرب جب سورج ڈوبتا ہے تو اس کی روشنی چلی جاتی ہے اور اندھیرا پھیل جاتا ہے گویا کہ میرا رب تو وہ ہے جو سورج طلوع بھی کرتا ہے اس کو غروب بھی کرتا ہے تمہارا رب ذرا سورج کو طلوع کر کے اور غروب کر کے تو دکھائے فرعون ایسا تو کر کے دکھائے اگر تمہارے اندر کچھ بھی عقل ہے

آیت نمبر 29. قَالَ لَئِنِ ٱتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِى لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ ٱلْمَسْجُونِينَ

ترجمہ۔ فرعون نے کہا "اگر تو نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو تجھے میں ضرور بہ ضرور اُن لوگوں میں شامل کر دوں گا جو قید خانوں میں پڑے سڑ رہے ہیں.

لَأَجْعَلَنَّكَ "ن" پر شد ھے لام ،لام تاکید ھے۔ (**الْمَسْجُونِينَ س ج ن** جیل کے لئے آتا ھے یہ اسم مفعول ہے کہ جولوگ قید خانوں میں پڑے سڑ رہے ہیں میں تجھے اُن لوگوں میں شامل کر دوں گا)

یہاں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ صرف حضرت موسی علیہ السلام کو ہی وہ قید کرنے والا نہیں تھا بلکہ اسکی قید میں بہت سے لوگ تھے جو پڑے سڑ رہے تھے کہ جب وہ کسی کو بھی دیکھتا تھا کہ میرے خلاف اس نے کوئی آواز بلند کی ہے یا کوئی نعرہ بلند کیا ہے تو وہ انکو جیل میں ڈال دیتا تھا تو جب فرعون نے یہ دیکھا کہ حضرت موسی علیہ السلام کوئی بات سمجھ ہی نہیں رہے بلکہ بڑی بے خوفی کے ساتھ اپنی ایک بات کے بعد دوسری بات پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر کہہ رہے ہیں دلیل کو پیش کر رہے ہیں۔پھر اس نے کیا کیا؟اس نے ایک کاری ضرب لگائی اور بالکل بے حوصلہ ہو کر چلا اٹھا کہ اگر میرے سوا کسی اور کو معبود سمجھا تو یاد رکھو میں تمہیں قید کر کے چھوڑوں گا۔مفسرین یہ کہتے ہیں کہ یہاں پر "میرے سوا کسی اور کو الہ سمجھنا" اور جیل میں ڈالنے کی جو دھمکی دی گئی

اسکی وجہ کیا تھی کہ فرعون کو اپنی حکومت اور تخت کا خطرہ محسوس ہوا، اس نے کہا کہ یہ رب العالمین کا نمائندہ بن کر آیا ھےاور گویا یہ اپنا ایک سیاسی پیغام دے رہا ھے کہ میں ایک حاکم کا ماتحت ہوں اور یہ مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے کہ میں بھی اس کا ماتحت بن جاؤں، اس لئے اس نے صاف صاف دھمکی دے دی کہ اگر مصر کے ملک میں تم نے میری حکومت کے علاوہ کسی اور کی حکومت کا نام لیا، کسی اور کا اقتدار مانا تو جیل کی ہوا کھانی پڑے گی

آیت نمبر 30. قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ

ترجمہ۔ موسیٰؑ نے کہا "اگرچہ میں لے آؤں تیرے سامنے ایک صریح چیز بھی؟"

موسیٰؑ نے کہا "اگرچہ میں لے آؤں تیرے سامنے ایک مبین چیز بھی؟"ایسی مبین جو خود بھی واضح ہے اور دوسروں کو واضح کرنے والی ھے یعنی کیا تو میری بات ماننے کا پھر بھی انکار کر دیگا اورمجھے جیل بھیج دیگا کہ میں ایک ایسی علامت پیش کروں جو یہ واضح کردے کہ میں اللّٰہ کا رسول ہوں اور میرا اللّٰہ وہ اللّٰہ ہے جو رب العالمین، رب السماوات و الارض، رب المشرق و رب المغرب ھے ۔ یہ تین دلیلیں خاص طور پر انہوں نے دیں کہ میں اس کا نمائندہ ہوں تو کیا تم پھر بھی انکار کر دو گے"**بِشَيْءٍ مُّبِينٍ** اگرچہ میں واضح چیز لے کر آؤں

آیت نمبر31. قَالَ فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ

ترجمہ۔ فرعون نے کہا "اچھا تو لے آ اگر تو سچا ہے"

اب فرعون کیا کرتا ہے کہ دعوے میں لاؤ کوئی دلیل لاؤ کوئی نشانی تو جیسے کہ اہل مکہ کہتے تھے کہ لاؤ کوئی نشانی ہے اگر تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو تو یہ کہنے لگا کہ **فَأْتِ بِهِ** پھر اچھا لاؤ وہ نشانی **إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ** اگر ہے تو سچوں میں سے

آیت نمبر 32. فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ

ترجمہ۔ اس کی زبان سے یہ بات نکلتے ہی) موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا اور یکایک وہ ایک صریح اژدھا تھا

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ اب اس کی زبان سے یہ بات نکلی **فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ** پھر اس نے پھینکا اپنا عصا اپنی جو لاٹھی تھی اس کو پھینک دیا کس نے پھینکا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور اللّٰہ نے تو نشانیاں دے کر بھیجا تھا دربار میں اور فرعون کو اس کا مطلب ہے دیکھ کر پتا نہیں چلاتھا کہ یہ خاص نشانی ہے کہا کہ کیا نشانی اور حضرت موسی علیہ اسلام نے اپنی لاٹھی کو پھینکا **فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ** اور پھر وہ لاٹھی کیا تھی یکا یک وہ لاٹھی وہ **ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ** صریح اژدہا تھا اب وہ لاٹھی سانپ بن گئی **ثُعْبَانٌ** کا لفظ یہاں پہ آیا

ہے اور ویسے آپ دیکھیں کہ **ثُعْبَانٌ** کہتے ہیں ایسے سانپ کو جو جسامت کے اعتبار سے اژدہا کی طرح ہو بہت بڑا سا ہو اور قرآن مجید میں کہیں اس کے لئے **حَيَّةٌ** کا لفظ بھی آیا ہے **حَيَّةٌ** کے معنی کیا ہوتے ہیں ایسا سانپ جو بہت پھرتیلا ہو خواہ وہ چھوٹا ہو بڑا ہو تو **حَيَّةٌ** کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے **حَيَّةٌ** اور اس کے علاوہ جآنّ کا لفظ بھی آیا ہےجآنّ کا لفظ پھرتیلے اور تیز اور چھوٹے سانپ کے لئے بھی ہے اور **حَيَّةٌ** ہر طرح کے سانپ کے لئے بڑا ہے پھرتیلا ہے تیز ہے جس طرح کا بھی ہے(اسم جنس) تو اب کیا ہوا وہ بڑا سا ایک سانپ بن گیا کہنے کو بڑا سا لیکن وہ پھرتیلا بھی تھا وہ تیز بھی تھا

آیت نمبر 33. وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ

ترجمہ۔ پھر اُس نے اپنا ہاتھ (بغل سے) کھینچا اور وہ سب دیکھنے والوں کے سامنے چمک رہا تھا

وَنَزَعَ يَدَهُ اور اس نے کھینچا اپنا ہاتھ **وَنَزَعَ يَدَهُ** اور آپ کو پتہ ہے نا **نَزَعَ** کے معنی کیا ہوتا ہے کھینچ کر نکالنا **وَٱلنَّٰزِعَٰتِ غَرْقًا** تو **وَنَزَعَ يَدَهُ** پھر اس نے اپنا ہاتھ بغل سے کھینچ کر نکالا **فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ** اور پھر یہ سب دیکھنے والوں کے لئے چمک رہا تھا روشن تھا تو آپ دیکھ لیں یہ دوسرا معجزہ تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پیش کیا اور وہ کیا تھا کہ آپ کا ہاتھ جب آپ نے اس کو کھینچ کر نکالا تو **بَيْضَاءُ** کے معنی کیاہیں؟ روشن بھی تھا اور چمکدار بھی تھا تو جب آپ نے ہاتھ نکالا تو مفسرین یہ کہتے ہیں کہ پورا ماحول یکا یک جگمگا اٹھا ایسے جیسے سورج نکلتا ہے تو روشنی ہو جاتی ہے اس طرح پورا ماحول اور جوجگہ تھی اور لوگ تھے وہاں پہ روشنی کو محسوس کرنے لگے پورا ماحول جگمگا اٹھا اس سے کیا بات پتا چلتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باقی دو عظیم نشانیاں جو تھیں وہ ان لوگوں کے سامنے پیش کیں

آیت نمبر34. قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ

ترجمہ۔ فرعون اپنے گرد و پیش کے سرداروں سے بولا یہ شخص یقیناً ایک ماہر جادوگر ہے

قَالَ لِلْمَلَإِ پھر ان نے کہا **لِلْمَلَإِ** کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ سردار جو اس کے درباری تھے جو اس کے پاس پہنچے ہوئے لوگ تھے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے **قَالَ لِلْمَلَإِ** ان سے کہا **حَوْلَهُ** جو اس کے اردگرد تھے اپنے گردوپیش میں جو لوگ تھے **إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ** کہ یقیناً یہ ایک جادوگر ہے ساحرٌ جادوگر ہے عَلِيمٌ علم رکھنے والا تو اس نے کیا الزام لگایا؟ کہ یہ بڑا دانا جادوگر ہے اب معجزات کو دیکھ کر بجائے کہ وہ ایمان لاتا اور تصدیق کرتا اس نے انکار کا راستہ اختیار کیا اور کہا کہ بڑا فنکار جادوگر محسوس ہوتا ہے بڑا اس کے پاس علم ہے

آیت نمبر 35. يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ

ترجمہ۔ چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تم کو ملک سے نکال دے اب بتاؤ تم کیا حکم دیتے ہو؟"

يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم چاہتا یہ ہے کہ تمہیں نکال دے **مِّنْ أَرْضِكُم** تمہاری زمین سے **بِسِحْرِهِ** اپنے جادو کے زور سے اس کا ارادہ کیا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمہیں تمہاری زمین سے بے دخل کر دے **فَمَاذَا تَأْمُرُونَ** بتاؤ کہ تمہارا کیا مشورہ ہے یہاں پہ **فَمَاذَا تَأْمُرُونَ** ء۔ م۔ ر استعمال ہوا ہے اور اس کے ایک معنی حکم کے بھی ہیں اور عام طور پہ یہ حکم کے معنی میں آتا ہے لیکن مفسرین یہ کہتے ہیں کہ یہاں یہ مشورہ کے معنی میں آیا ہے کیونکہ فرعون تو ایسا تھا ہی نہیں کہ وہ کسی کا حکم قبول کرتا تو اب وہ کہتا ہے کہ بس تمہارا جو مشورہ ہے بس میرے لئے حکم کا درجہ رکھے گا **فَمَاذَا تَأْمُرُونَ** بتاؤ تمہارا کیا مشورہ ہے تم مجھے کیا مشورہ دیتے ہو اب وہ کیا کرتا ہے یہ جو آیت 35ہے یہ بتا رہی ہے اس نے اپنے سرداروں کو قوم ،کو خوب بھڑکایا کہ پوری کی پوری سلطنت خطرے میں ہے اور مجھے یہ ڈر لگ رہا ہے کہ یہ اپنے جادو کے زور سے اس حکومت سے بےدخل کر دے گا یہ فرعون کی ہوشیاری تھی کہ معجزات کو تسلیم کرنے کے بجائے اس نے لوگوں کو بدگمان کرنے کے لئے فضا کو ہموار کرنا شروع کر دیا کہ یہ تو خطرے کی گھنٹی ہے آج کے دور میں بھی آپ دیکھیں کہ دین والے لوگ جب اللہ کے دین کو پھیلانے کے لئے سیاست میں آ جائیں تو لوگ کہتے ہیں یہ مولوی شولوی کچھ نہیں ہے یہ بس ایسے ہی اسلام کا نام لیتے ہیں اور پھر دین کے روپ میں یہ حقیقت میں حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور بعض اوقات بعض لوگ ہو سکتا ہے کہ اس طرح سے حکومت میں آ کر عوام کو دھوکا بھی دیں کلمے کے نام پر ووٹ لینے کے بعد پھر کلمے کو نافذ نہ کریں لیکن جتنے بھی پیغمبر آئے تو انہوں نے حکومت اور عبادت یعنی اختیارات اور اس کے ساتھ وہ اللہ کی بندگی اس کو ساتھ ساتھ لے کر چلےحضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام خودحضرت محمد ﷺ کو دیکھ لیجئے انہوں نے مدینہ میں اسلامی ریاست کو قائم کیا تو اب بہرحال وہ کیا کہہ رہے ہیں کہ جادو کے زور سےتم کو تمہارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے

آیت نمبر 36. قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ

ترجمہ۔ انہوں نے کہا "اسے اور اس کے بھائی کو روک لیجیے اور شہروں میں ہرکارے بھیج دیجیے

قَالُوا اب وہ کہنے لگے "**أَرْجِهْ**" کہ مہلت دو اس کو "**وَأَخَاهُ**" اور اس کے بھائی کو انہوں نے کہا **أَرْجِهْ** کا کیا مطلب ہے اگر اس کا مادہ آپ لیں کہ **(ر ج و)** تو مطلب ہے کہ اس کو روک لیجئے اس کو ذرا امید دلائیے **وَأَخَاهُ** اور اس کے بھائی کو اور بعض کہتے ہیں کہ **(ر ج ہ)**بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو پیچھے ڈال دیجئے **وَأَخَاهُ** اور اس کے بھائی کو اور بھائی کا نام کیا تھا حضرت ہارون علیہ السلام کو یعنی ان کو اور ان کے بھائی کو پیچھے ڈال دیجئے اور دوسرے معنی کیا ہیں کہ ان کو ایک امید دیجئے اب مقابلہ ہوگا تو دیکھتے ہیں ان کو ایک امید لگے گی کہ کون جیتتا ہے یہ معنی بھی ہو سکتا ہے اور بھیج دیجئے **الْمَدَائِنِ، الْمَدَائِنِ** مدینہ کی جمع ہے اور بھیج دیجئے شہروں میں حاشرین ہر کارے **حَاشِرِينَ** حاشر کی جمع ہے اور معنی اس کے کیا ہیں کہ جمع کرنے والے کہ وہ لوگوں کو کھڑا کریں وہ لوگوں کو ہانکیں پھر وہ ان کو ہانک کر یہاں پر لا کر جمع کر دیں اور وہ کیا کریں ہر کارے حاشرین جو جمع کرنے والے عام لوگ نہیں (نقیب، ہر کارے) خاص لوگ اس کام کے لئے آپ اکٹھے کر لیں تو اب درباری

مشورہ دے رہے ہیں کہ بہتر ہے کہ جادو کا توڑ جادو سے کیا جائے اور جادو کا توڑ کرنے کیلئے کیا کریں کہ جو حَاشِرِينَ مدائن میں جائیں جو نقیب ہر کارے شہروں میں جائیں وہ کیا کریں

آیت نمبر37. يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ

ترجمہ۔ کہ ہر سیانے جادوگر کو آپ کے پاس لے آئیں"

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ تو وہ لے کر آئیں ہر بڑے جادوگر کو علیم علم رکھنے والے کو یہاں پر **سَحَّارٍ** جو ہے مبالغے کا صیغہ ہے یعنی **سَحَّارٍ** کے معنی کیا ہیں بڑے جادوگر آنے چاہیں ملک بھر سے **عَلِيمٍ** علم رکھنے والے مطلب ماہر فنکار تو ان کو لانا چاہئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہمیں شکست ہو جائے

آیت نمبر 38. فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ

ترجمہ۔ چنانچہ ایک روز مقرر وقت پر جادوگر اکٹھے کر لئے گئے

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ تُو پھر اکٹھے کر لئے گئے جادوگر اب جادوگر ان کو اکٹھا کیا گیا **السَّحَرَةُ** کیا ہے جادوگر اب جادوگروں کو جمع کر لیا گیا اب یہاں پر **السَّحَرَةُ** اس کے معنی کیا ہیں کہ ایک جادوگر نہیں تھا بہت سے جادوگر تھے جو کہ جمع کر لئے گئے تو **سَحَر** رکھنے والے جادو رکھنے والے جو ماہر تھے ان کو جمع کیا گیا **لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ** **لِمِيقَاتِ** کا مادہ کیا ہے ؟ (و ق ت) تو جگہ کے لئے بھی یہ استعمال ہوتا ہے اور کوئی مقرر وقت کے لئے بھی کوئی مقرر جگہ ہو بعض اوقات دونوں کے لئے آتا ہے جیسے حج اور عمرے پر جانے والے میقات سے احرام باندھتے ہیں تو ایک جگہ مقرر ہوتی ہے اب یہاں پہ کیا ہے **لِمِيقَاتِ** ایک جگہ پر جمع کر لیا گیا ان لوگوں کو اور ساتھ ہی کیا تھا **يَوْمٍ مَّعْلُومٍ** یہ دن بھی معلوم تھا وقت بھی معلوم تھا ایک مقررہ وقت پر مقررہ جگہ پر ان لوگوں کو جمع کر لیا گیاً اور آپ سورت طٰہٰ میں پڑھ چکیں کہ کس دن جمع کیا گیا تھا **يَومُ الزِّينه** میلے کے دن عظیم الشان میلہ دیکھنے کے لئے جیسے لوگ دور دور سے آتے ہیں تو وہ دن تھا آپس میں مقابلہ کرنے کا

آیت نمبر 39. وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ

ترجمہ۔ اور لوگوں سے کہا گیا "تم اجتماع میں چلو گے؟

وَقِيلَ لِلنَّاسِ اور لوگوں سے کہا گیا **هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ** کہ کیا تم جمع ہوتے ہو؟ جب درباریوں کے مشورے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کی تیاری کی گئی کہ خاص دن معین وقت اور وہ میلہ صبح صبح کے وقت لگتا تھا تو اس خاص وقت پر تمام ماہر جادوگر جو تھے وہ ملک میں مرکز کے دربار میں جمع ہونے کے لئے ان کو کہا گیا اور وہ دن تھا میلے کا وقت تھا چاشت کا اور میدان مقابلے کے لئے ایک منتخب کیا گیا جس میں لوگوں کو جمع ہونے میں سہولت بھی ہو اور لوگوں کو خوب ابھارا

گیا کیسے ابھارا گیا کہ ایک خطرہ درپیش ہو گیا ہے اور اگر اس خطرے سے اپنے آپ کو بچانا ہے تو تم جمع ہو جاؤ تم سب کی ذمہ داری ہے کہ تم اپنے آپ کو اس خطرے سے بچاؤ **هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ** اب وہ خطرے سے بچنے کے لئے بتاؤ تم جمع ہوتے ہو کہ نہیں یہ جو ہے **هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ** مفسرین کہتے ہیں کہ یہ استہفامیہ انداز کہ تم جمع ہوتے ہو کہ نہیں جیسے کسی کو کہا جائے آندھی آ رہی ہے ابھی بھی کھڑکیاں دروازے بند کرتے ہو کہ نہیں طوفان آ رہا ہے بارش آ رہی ہے اور اب بھی تم جلدی جلدی گھر بھاگ کر جاتے ہو کہ نہیں تو ایک مصیبت ہے ایک پریشانی ہے جو ہماری قوم پر آنے والی ہے **هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ** تو اب اس میں کیا ہے ابھارا بھی جا رہا ہے اور شوق بھی دلایا جا رہا ہے ترغیب بھی دلائی جا رہی ہے قرآن مجید میں ہمیں ایسی مثالیں ملتی ہیں جیسے پہلے کہا کہ **أَلَا تَسْتَمِعُونَ** سنتے ہو یہاں پہ بھی اسی طرح کا انداز ہے اور یہاں پہ بھی کیا ہے **هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ** تو لوگوں تم جمع ہوتے ہو کیا تم اس اجتماع میں چلو گے اب یہ تو فیصلے کا وقت ہے یہ تو ہار جیت کا وقت ہے

آیت نمبر 40. لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ

ترجمہ۔ شاید کہ ہم جادوگروں کے دین ہی پر رہ جائیں اگر وہ غالب رہے"

لَعَلَّنَا شَاید کہ ہم **نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ** کہ ہم پیروی کریں جادوگروں کے دین کی **إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ** اگر وہ غالب ہو جائیں کہ اگر جادوگر جیت جائیں تو ہو سکتا ہے کہ اس طرح ہم بھی ان کی پیروی کرنے لگ جائیں تو اس کے معنی کیا ہیں کہ جادوگر کا دین کونسا تھا؟ جو آباؤا جداد کا دین تھا تو اگر جادوگر جیت گئے تو ہی آباؤ اجداد کا دین ہے وہ چل سکتا ہے تو اب ان کو اس بات کا پورا پورا خطرہ محسوس ہوا اور اس کے لئے انہوں نے تیاری کرنی شروع کر دی **لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ** شاید کہ ہم جادوگروں کے دین پر ہی رہ جائیں اگر وہ غالب رہیں گے